

## 100270-والدکی طرف نسبت میں شک

سوال

جب میں زنا سے پیدا شدہ بچی ہوں اور جس شخص کے ساتھ رہتی ہوں وہ کاغذات کے اعتبار سے میر اوالدہ ہے، میر انعام کیا ہو گا آیا جنت یا جنم، اور مجھے کیا کرنا چاہئے کیا میں اپنے خاندان کو رسوا کر کے تیم خانہ چلی جاؤں یا کہ اپنے حالت پر خاموش ہو کر خاندان کی ستر پوشی کروں، اور میں والدکی طرف سے مختلف بھائی کے ساتھ لکھیے زندگی بسر کروں۔

اللہ تعالیٰ میری والدہ کو معاف فرمائے میرے تباہی کا سبب وہی ہے مجھے فتویٰ دیں میں الحمد للہ دینی احکام پر عمل کرنے والی لوگی ہوں، مجھے ایسی بات مت کیں جس سے ثابت ہو کہ آپ اس آدمی کی بیٹی نہیں کیونکہ میری شکل اس شخص سے مشابہ ہے جس سے میری ماں نے زنا کیا تھا، میری مدد کریں اور مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں؟

پسندیدہ جواب

اول:

زنگی اولاد اپنی ماہ کے جرم کی ذمہ دار نہیں اور نہ ہی ان سے اس جرم کے متعلق باز پرس ہو گی، اور نہ ہی انہیں اس کا موزا خذہ ہو گا، بلکہ وہ اپنے عمل کے ذمہ دار اور جوابہ ہیں، اگر تو وہ نیک و صالح اور اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والا ہے تو وہ اہل جنت میں شامل ہے، اور اگر نافرمان و فاسق ہے تو وہ آگ میں جانے کا مستحق ہے، پرانچہ اس کی حالت باقی لوگوں کی طرح ہی ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں۔

دوم:

جس کا خاوند ہوا اور وہ عورت بچے جنے تو ممکن ہے وہ اس کے خاوند کا ہو (وہ اس طرح کہ اگر بچے کی ولادت شادی کے چھ ماہ بعد ہے) تو یہ بچہ شرعی طور پر خاوند کی طرف منسوب ہو گا، اور اس بچہ کے نسب کی نفی کرنا جائز نہیں، لیکن اگر خاوند اس کے نسب کی نفی کرتا ہے تو وہ اپنی بیوی کے ساتھ اس پر لعan کریگا۔

اس کی دلیل صحیح بخاری اور مسلم کی درج ذیل حدیث ہے:

سعد بن ابی و قاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبد بن ابی زمعۃ کا آپس میں زمعۃ کے غلام کے متعلق تنازع ہو گیا، سعد نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی و قاص کا بیٹا ہے، اس نے اسے میرے سپرد کیا تھا یہ اس کا بیٹا ہے، اور عبد بن زمعۃ کہنے لگا: یہ میرا بھائی اور میرے والدکی لونڈی کا بیٹا ہے میرے والد کے بستر پر پیدا ہوا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ واضح طور پر عتبہ سے مشابہ ہے تو آپ نے فرمایا:

"اے عبد بن زمعۃ وہ تیرے لیے ہے، بچہ بستر کا ہے، پھر سودہ بنت زمعہ جو اہمات المؤمنین میں شامل تھیں کو فرمایا اسے سودہ تم اس سے پرداز کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2053) صحیح مسلم حدیث نمبر (1457)۔

جب بچہ بستر زوجیت پر پیدا ہو تو وہ خاوند کی جانب منسوب کیا جائیگا، اور لعan کیے بغیر اس سے نفی نہیں کر سکتا، وہ اس طرح کہ خاوند اپنی بیوی سے لعan کرے اور بچہ کی اپنے سے نفی کرے، اور مشابہت ہونا معتبر نہیں، سابقہ حدیث سے ثابت ہوا ہے جس بچے میں نراع پیدا ہوا تھا وہ بچہ واضح طور پر زانی کے مشابہ تھا یعنی عتبہ بن ابی و قاص کے مشابہ، اور یہ زنا دور

جالبیت میں ہوا تھا، اور سعد بن ابی واقص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پابنت تھے کہ وہ غلام کو اپنے بھائی کی طرف منسوب کریں جس کی اس نے وصیت کر رکھی تھی، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ بچہ بستر والے کا ہے اور اسے زمعہ جو کہ لونڈی کا مالک تھا کی طرف منسوب کیا اور مشاہد کی بنا پر احتیاط برستے ہوئے سودہ بنت زمعہ کو حکم دیا کہ وہ اپنے اس بھائی سے پردہ کرے۔

تو یہاں زنا کا اقرار اور واضح مشاہد دو نوں جمع ہیں لیکن اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب فراش کا نسب ثابت کیا ہے، جو کہ شریعت اسلامیہ کی نسب کو محفوظ رکھنے میں احتیاط ہے، اور اس کی ستر پوشی کی رغبت ہے، کیونکہ نسب مولود کا حق ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ مسلم کی شرح میں کہتے ہیں :

"اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان :

"اے سودہ تم اس سے پردہ کرو"

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم مندوب اور احتیاط کو مد نظر رکھتے ہوئے دیا گیا ہے، کیونکہ شریعت کے ظاہر وہ اس کا بھائی ہے کیونکہ وہ اس کے باپ کی طرف منسوب اور ملحق ہے، لیکن جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن ابی واقص کے ساتھ اس کی واضح مشاہد دیکھی تو آپ کو خدشہ محسوس ہوا کہ کہیں یہ اس کے نطفہ سے نہ ہو تو اس طرح وہ اجنبی ہو گا، اس لیے احتیاط انہیں پردہ کرنے کا حکم دیا.....

فاضل عیاض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :

جالبیت میں عادت تھی کہ زنا سے نسب کا احتجاق کیا جاتا تھا، اور وہ لوگ زنا کے لیے لونڈیاں کرتے پر حاصل کرتے تھے اور مان جس کا اعتراف کر لیتی بچہ اس کی طرف منسوب کر دیا جاتا، اور اسلام نے آکر اسے باطل قرار دیا اور بچے کو شرعی بستر والے کی طرف منسوب کر دیا، اور جب عبد بن زمعہ اور سعد بن ابی واقص کا آپس میں تنازع پیدا ہوا اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بھائی عتبہ کی وصیت پر دور جالبیت کے طریقہ پر عمل کرنا چاہا اور انہیں اسلام میں اس کے باطل ہونے کا علم نہ ہوا اور نہ ہی جالبیت میں اس کی نسبت عتبہ کی طرف ہو سکی یا تو اس کا سبب عدم دعویٰ تھا، یا پھر بچے کی ماں نے عتبہ کا ہونے کا اعتراف نہ کیا، اور عبد بن زمعہ نے یہ دلیل لی کہ وہ اس کے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ نے اسی کے حق میں فیصلہ دے دیا" انتہی۔

اور ابن قدمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور وہ سب اس پر جمع ہیں کہ جب بچہ کسی آدمی کے بستر پر پیدا ہوا اور دوسرا شخص اس کا دعویٰ کرے کہ وہ بچہ میرا ہے تو وہ اس کی طرف ملحق نہیں ہو گا" انتہی

دیکھیں : المغني (228/6).

اس بنا پر اگر آپ کی ولادت آپ کے والدین کے نکاح کے چھ ماہ بعد ہوئی ہے تو آپ اپنے باپ کی طرف منسوب ہو گئی اور آپ کے نسب کی نفی لعan کے بغیر ممکن نہیں، اور نہ ہی آپ کو یہ حق ہے کہ آپ اپنی والدہ کے متعلق شک کریں اور مشاہد ہونے کی بنا اس کے بارہ سو ٹن بھی نہ رکھیں کیونکہ بغیر زنا کے بھی مشاہد ہو سکتی ہے۔

چاہے معاملہ جو بھی ہو مشاہد یا عورت زنا کا اقرار کرے تو یہ بچے کے نسب کی نفی واجب نہیں کرتا، جب تک کہ خاوند لعan نہ کرے۔

آپ لعan کی حقیقت اور اس کے نتیجہ میں مرتب ہونے والے احکام دیکھنے کے لیے سوال نمبر (33615) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

اور آپ کوچاہیئے کہ آپ اس معاملے سے اعراض کریں اور اس سلسلہ میں مت سوچیں، اور آپ اچھے اور نیک عمل کرنے کا اہتمام کریں، اور اس دین اسلام پر ثابت قدم رہ کر احکام دین پر عمل پیرا ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کی راہنمائی فرمائے اور آپ اپنی پسند اور رضامندی والے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

واللہ اعلم۔